

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَرْهُ وَنُصْلِي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى أَعْبَدِهِ السَّيِّدِ الْمَوْعُودِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُنُوا قَوَامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءِ بِالْقُسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاعٌ فَوْمٌ عَلَى إِلَّا تَعْدِلُوا

إِعْدَلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (المائدہ۔۹)

اے مومنو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تھیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کشم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے آگاہ ہے۔

مصلح موعود کا تخم میں سے پیدا ہونے کا کوئی وعدہ نہیں تھا

جناب مولا نادین محمد شاہد صاحب اتیکا، ایم اے

احمد یہ مسلم مشری (ریٹائرڈ) آف پاکستان۔ برانٹ فورڈ اوشار یوکینڈا
السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہو نگے آمین۔ آپ کی طرف سے ای میلو گا ہے بگا ہے اس عاجز کی طرف آتی رہتی ہیں اور میری نظر سے بھی گزرنی رہتی ہیں۔ خاکسار کا ایک خطبہ جمعہ بعنوان ”موعود لڑکا اور پسر موعود یعنی مصلح موعود میں فرق“ آپ کی طرف بھیجا گیا تھا۔ آپ نے اس عاجز کے خطبہ جمعہ پر جو تبصرہ کیا ہے۔ اس ضمن میں آپ اپنی جوابی ای میل میں لکھتے ہیں۔

From: Din Shahed <dmshahedr2@yahoo.ca>

Sent: Tuesday, February 26, 2013 11:46:04 AM

Subject: Re:In response to jamba sahib's false claim to be musleh-e-maood

"Musleh-e-Maood-eMauood" was prophesied to be from the progeny [teray hi tukhm and tery hi zurat-o-nasal hoga] and he was to be having 58 outstanding attributes and he had to perform great reformations. All these good qualities are found in Hazrat Mirza Bashir-ud-Deen Mahmood Ahmad who led himself claimed to be "Musleh-e-Maood and Pisr-e-Mauood" according to the prophecy revealed to the Holy Promised Messiah [Peace be on Him]. Hazrat Musleh-e-Maudod himself claimed to be "Musleh-e-Mauood and Pisr-e-Mauood" according to the revelation,in 1944 during Friday sermon. But Jamba sahib has nothing of these great qualities so he is totally misguided to be musleh-e-maud". He should repent for claiming a false claim.

A humble servant of Ahmadiyya Muslim Jama't International, dmshahedr2@yahoo.ca

موضوع ---- ”جنبہ صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے جواب میں“

”مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی نسل میں سے ہونے کی تھی (تیرے ہی تخم اور تیری ہی ذریت نسل ہوگا) اور وہ آٹھاون (۵۸) نمایاں خصوصیات رکھتا ہوگا اور وہ بڑی اصلاحات بجالائے گا۔ یہ تمام صفات حسنة حضرت مرا باشیر الدین محمود احمد میں پائی جاتی تھیں جنہوں نے اقدس موعود مسیح علیہ السلام پر نازل ہونے والی پیشگوئی کے مطابق ”مصلح موعود اور پسر موعود“ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ حضرت مصلح موعود نے خود ۱۹۲۲ء میں خطبہ جمعہ کے دورانِ الهام کے مطابق ”مصلح موعود اور پسر موعود“ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن جنبہ صاحب میں یہ بڑی

صفات نہیں پائی جاتیں لہذا مصلح موعود کے دعویٰ میں وہ مکمل طور پر گمراہ ہیں۔ غلط دعویٰ کرنے پر انہیں پچھتا ناپڑے گا۔ انٹریشنل احمدیہ جماعت کا ایک عاجز خادم۔“

(۱) سوال۔ جناب مولانا دین محمد شاہد صاحب۔ آپ پر موعود یا مصلح موعود کے سلسلہ میں اپنی جوابی ای میل میں فرماتے ہیں کہ۔۔۔۔۔ مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی نسل میں سے ہونے کی تھی (تیرے ہی تھم اور تیری ہی ذریت نسل ہو گا)،“

الجواب مولانا صاحب کا یہ فرمانا کہ ”مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی (حضور کی) نسل میں سے تھی“ قطعی طور پر ایک جھوٹی بات ہے اور اس میں ذرہ برابر بھی کوئی صداقت نہیں ہے۔ قارئین کو واضح رہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت بانع جماعت کو دو (۲) وجودوں کی بشارات عنایت فرمائی تھیں۔ ان دونوں میں سے ایک لڑکا تھا اور دوسرا غلام تھا۔ حضور نے غلام کو پر موعود اور مصلح موعود قردار دیا تھا۔ مزید برآں یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سے لڑکے کے سلسلہ میں تو یہ وعدہ فرمایا تھا کہ یہ تیرا ہی جسمانی لڑکا ہو گا لیکن غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضور سے کوئی ایسا وعدہ نہیں فرمایا کہ وہ غلام آپکا کوئی جسمانی لڑکا ہو گا یا وہ آپکی صلب میں سے ہو گا وغیرہ وغیرہ۔ اسکی تفصیل جانے کیلئے آئیں ہم ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی سے بات شروع کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عز اسمہ) نے اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ!

”میں تھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موفق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تصریحات کو سنا اور تیری دعاوں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پورا اور لوڈھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سوقدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجھ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آؤیں۔ اور تادین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیسا تھا آجائے اور باطل اپنی تمام نخستوں کیسا تھا بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لا میں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تھم سے تیری ہی ذریت نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُس کیسا تھا فضل ہے۔ جو اسکے آنے کیسا تھا آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔

وہ سخت ذہین فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پڑ کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کردار والا ہوگا۔ (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ ۖ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاوَاتِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قویں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا۔“ (تذکرہ صفحہ ۹۱۱۱۱۔ بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۰۰ تا ۱۰۲۰)

جناب مولانا صاحب۔ یہ وہ مفصلِ الہامی پیشگوئی ہے جو حضور پر نازل ہوئی تھی۔ اس الہامی پیشگوئی کے متعلق حقائق کیا ہیں؟؟؟؟؟

الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق چند حقائق

(۱)۔۔۔ اس الہامی پیشگوئی میں حضور کو دو (۲) نشانوں یادوں کی بشارت دی گئی تھی یعنی ایک نشان کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا قرار دیا ہے اور دوسرا نشان کو اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کا نام دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۱) ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ اور (۲) ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔

(۲)۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ”وجیہہ اور پاک لڑکے“ کے متعلق بڑی وضاحت کیسا تھی یہ فرمادیا ہے کہ ”وَهُوَ لَرْكَةٌ تَيْرَى هَيْخُمَ سَتِيرِي هَيْ ذَرِيتُ نَسْلَهُ“، لیکن اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کے متعلق لڑکے کی طرح کچھ نہیں فرمایا کہ وہ کیا ہوگا اور کون ہوگا؟ لیکن یہ بھی واضح رہے کہ بعد ازاں زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بالواسطہ اور حکیمانہ رنگ میں یہ بتا دیا کہ وہ ملہم کا جسمانی لڑکا نہیں ہوگا۔ اسکی تفصیل آگے آئے گی۔

(۳)۔۔۔ زکی غلام کو ملہم نے اپنا جسمانی لڑکا خیال کرتے ہوئے اس کیسا تھہ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھا ہے اور یہ بریکٹ میں (لڑکا) الہامی لفظ نہیں ہے بلکہ ملہم کا زکی غلام کے متعلق اپنا قیاس اور اجتہاد ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر یہ دونوں وجود (لڑکا اور غلام) اللہ تعالیٰ کے علم میں اور اسکی رضا کے مطابق حضور علیہ السلام کے دو (۲) لڑکے ہوتے تو الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ زکی غلام کے بعد ”وَهُوَ لَرْكَةٌ تَيْرَى هَيْ خُمَ سَتِيرِي هَيْ ذَرِيتُ نَسْلَهُ“، فرمانے کی بجائے فرماتا کہ ”وَهُوَ لَرْكَةٌ تَيْرَى هَيْ خُمَ سَتِيرِي هَيْ ذَرِيتُ نَسْلَهُ“، لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ صرف لڑکے کے متعلق فرمادیا کہ ”وَهُوَ لَرْكَةٌ تَيْرَى هَيْ خُمَ سَتِيرِي هَيْ ذَرِيتُ نَسْلَهُ“۔

(۴)۔۔۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں زکی غلام کو ہی مصلح موعود فرمایا گیا ہے اور اسکے متعلق پیشگوئی ”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے ماں گا۔۔۔ سے شروع ہو کر۔۔۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔۔۔ تک۔۔۔ اور پھر۔۔۔ اُس کیسا تھہ فضل ہے۔۔۔ سے شروع ہو کر۔۔۔ وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا۔“ آخر تک جاتی ہے۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حق میں ہے لیکن اسی پیشگوئی میں ”وجیہہ اور پاک لڑکے“ کی پیشگوئی بطورِ فرع شامل ہے۔

(۵)---اس الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو اس بارے میں قطعاً کوئی خبر نہیں دی ہے کہ یہ ”وجیہہ اور پاک لڑکا“ اور یہ ”زکی غلام“ کب پیدا ہونگے؟ الہامی پیشگوئی کے الفاظ، میں بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ملہم کو اس معاملہ میں مکمل طور پر علم رکھا ہے۔

(۶)---۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے زکی غلام (مصلح موعود) کی کوئی آٹھاون (۵۸) خصوصیات یا صفات بیان نہیں فرمائی ہیں بلکہ اُسکی پیچان کیلئے درج ذیل الہامی الفاظ میں اُسکی قطعی، علمی اور مرکزی علامات بیان فرمائی گئیں ہیں:-

☆ وَ سَخْتَ ذِيْنَ وَ نَهِيْمَ هُوْغَا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظَهِرُ الْأَوَّلِ وَ الْآخِرِ۔ مَظَهِرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ۔ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ ☆

مجھے امید ہے کہ الہامی پیشگوئی کے متعلق یہ جو چھ (۶) باتیں میں نے بطور حقائق لکھی ہیں کسی بھی صاحب علم و صاحب نظر احمدی کو نہ ان میں کوئی شک ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اعتراض۔ یہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی کے متعلق چھ حقائق ہیں جن سے انکار ممکن نہیں ہے اور مجھے امید ہے مولانا صاحب آپ بھی ان سے اتفاق کریں گے۔

(۷)---ان چھ (۶) حقائق کے علاوہ ایک ساتویں حقیقت یہ بھی پیش نظر رکھنی چاہیے کہ زکی غلام جس کے متعلق حضور کا یہ اجتہادی خیال تھا کہ وہ آپ کا جسمانی لڑکا ہوگا۔ اس مزعومہ جسمانی لڑکے نے بھی حضور کے بقول حضرت نصرت جہاں بیگمؒ بجائے کسی پار ساطع اور نیک سیرت تیسری اہلیہ کے لطفن سے پیدا ہونا تھا۔ واضح ہو کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی کے معاً بعد حضور نے ایک کشف دیکھا تھا۔ ۸ جون ۱۸۸۴ء کو ایک خط میں اس کشف کا ذکر کرتے ہوئے آپ حضرت مولوی نور الدین صاحب سے فرماتے ہیں:-

☆ شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین، کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سواس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جنابِ الہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پار ساطع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہو گی۔ وہ صاحب اولاد ہو گی۔ اس میں تجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے۔ تین ان میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے۔ وہی مبارک لڑکا ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے۔ اور جبکہ ایک پار ساطع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے۔ جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ مگر میری دانست میں اس لڑکے کے تولد سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ تیسری شادی ہو جائے۔۔۔ ان دونوں میں اتفاقاً نئی شادی کیلئے دو (۲) شخصوں نے تحریک کی تھی مگر جب انکی نسبت استخارہ کیا گیا تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا کہ اس کی قسمت میں ذلت و مقامی و بے عزتی ہے اور اس لا اُن نہیں کہ تمہاری اہلیہ ہوا اور دوسری کی نسبت اشارہ ہوا کہ اس کی شکل اچھی

نہیں۔ گویا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ صاحب صورت و صاحب سیرت لڑکا (موعود زکی غلام۔ نقل) جس کی بشارت دی گئی ہے وہ بر عایت مناسبت ظاہری اہلیہ جمیلہ و پار ساطع سے پیدا ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔“☆ (تذکرہ صفحہ ۱۲۳ تا ۱۳۲ / مکتبہ مورخہ ۸ رجب)

حضرت خلیفۃ المسیح اول مکتبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۲-۱۳) ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اول مکتبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۲-۱۳)

حضور علیہ السلام کے ۸ رجب ۱۸۸۶ء کے اس خط سے درج ذیل تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(اولاً) آپ کا یہ خیال تھا یا آپ کو یہ امید لگی ہوئی تھی کہ خواب میں سبز رنگ کا بڑا پھل ”زکی غلام یعنی مصلح موعود“ آپ کا جسمانی بیٹا ہو گا۔
(ثانیاً) وہ جسمانی بیٹا حضرت ام المؤمنین نصرت جہاں بیگم کے بطن سے نہیں ہو گا (ثالث) یہ کہ عنقریب مجھے ایک اور نکاح کرنا پڑے گا اور وہ زکی غلام یعنی مصلح موعود کسی پار ساطع اور نیک سیرت تیسری اہلیہ سے ہو گا۔

مولانا صاحب۔ حضور اپنے الفاظ میں فرماتے ہیں کہ پس موعود یا خاص لڑکا نصرت جہاں بیگم کی بجائے کسی تیسری اہلیہ میں سے پیدا ہو گا۔ ازاں بعد یہ تیسری شادی تو ہونہ سکی لیکن یہ زکی غلام (مزعمہ لڑکا) حضرت ام المؤمنین نصرت جہاں بیگم کے بطن میں سے بھی پیدا ہوا۔ زکی غلام (پس موعود یا مصلح موعود) کی پیدائش کے متعلق ملهم نے ۲۲ ربیع الثانی ۱۸۸۶ء کو اپنے ایک اشتہار میں فرمایا تھا کہ! ”لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بوجب وعدہ الہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو گا خواہ جلد ہو خواہ دیرے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۳۲)

جانا چاہیے کہ حضور کے درج بالا الفاظ میں وعدہ الہی سے مراد قطعاً نو (۹) برس کا وعدہ نہیں بلکہ اس سے مراد پیشگوئی مصلح موعود میں کیا گیا الہی وعدہ۔ 『سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔』۔ مراد ہے۔ اس موعود وجود کے نو (۹) برس میں پیدا ہونے کا خیال حضور کا اپنا ذاتی اجتہاد تھا۔ اب مولانا صاحب۔ تنقیح طلب امر یہ ہے کہ یہ موعود زکی غلام، یہ مصلح موعود (۱) حضرت نصرت جہاں بیگم کے بطن سے (۲) اور نو (۹) برس کے عرصہ میں پیدا ہوا یا نہیں۔ خاکسار جواباً عرض کرتا ہے کہ یہ موعود زکی غلام (پس موعود) حضور کے بمشراہمات کے مطابق حضرت نصرت جہاں بیگم کے بطن سے پیدا ہی نہیں ہوا تو پھر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پس موعود یا مصلح موعود کیسے ہو سکتے ہیں؟؟؟ اسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

بشير احمد اول کی پیدائش۔۔۔ مورخہ راء گست ۷ ۱۸۸۶ء کے دن بشیر احمد اول پیدا ہوئے۔ حضور اسکے متعلق اپنے اشتہار بنام خوشخبری میں فرماتے ہیں۔

”اے ناظرین! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کیلئے میں نے اشتہار ۸ ربیع الثانی ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی اور اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا ہو تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائیگا۔ آج ۱۶ ارذی قعدہ ۳۰ھ مطابق ۷ ۱۸۸۶ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا۔ فلحمد اللہ علی ذلک۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۳۲)

آپ نے بشیر احمد اول کی پیدائش پر اس لڑکے کو مولود مسعود کا نام دے کر اسے پیشگوئی مصلح موعود کے مصدقہ ہونے کا واضح اشارہ فرمادیا تھا لیکن رضاۓ الہی کے تحت یہ بچہ پندرہ (۱۵) ماہ زندہ رہ کر ۲۳ نومبر ۱۸۸۸ء کے دن فوت ہو گیا۔ چنانچہ ۲۳ دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضور نے حضرت مولوی نور الدینؒ کو ایک خط لکھا۔ اس میں آپؒ فرماتے ہیں:-

”یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا۔۔۔ جو آسمان سے آتا ہے۔ یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روزہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔ اور بعد کافقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اسکی تعریف ہے۔۔۔ بیس ۲۰ فروری کی پیشگوئی۔۔۔ دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جعلتی سے ایک سمجھی گئی۔ اور پھر بعد میں الہام الہی نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۰۹ / مکتبہ ۲ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اول مکتبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷)

اب متذکرہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے کہ بشیر احمد اول کی وفات پر حضورؒ کو الہاماً پتہ چل چکا تھا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی دو پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ اب ہمیں حضور علیہ السلام کے اپنے الفاظ سے بخوبی علم ہو گیا ہے کہ مذکورہ پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں کی بشارات دی گئیں تھیں۔ الہامی پیشگوئی کے اس حصہ وہ لڑکا تیرے ہی تھم سے تیری ہی ذریت نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رحم سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہےؒ کو حضورؒ نے بشیر احمد اول پر چسپاں فرمایا کہؒ یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روزہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔ؒ درج بالا حوالہ کے مطابق آگے حضورؒ فرماتے ہیں کہ۔۔۔ؒ اور بعد کافقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اسکی تعریف ہے۔ؒ

حضورؒ کے اس فرمان کے مطابق زکی غلام یعنی پسر موعود یا مصلح موعود کے متعلق جو عبارت یا پیشگوئی ہے وہ اس فقرہ سے شروع ہوتی ہے۔۔۔ ”اس کیسا تھا فضل ہے۔ جو اسکے آنے کے ساتھ آیا۔۔۔ وَكَانَ أَمْرًا مَفْضِيًّا۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۰)

اب ظاہر ہے الہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں کا ہی ذکر ہے۔ ایک وجہہ اور پاک لڑکا تو بشیر احمد اول کی شکل میں پیدا ہو کر پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق دوبارہ آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔ اب پیچھے دوسرا وجود یعنی زکی غلام رہ گیا تھا اور اسی کو حضورؒ نے پسر موعود قرار دیا اور اسی کے متعلق آپؒ نے فرمایا تھا۔۔۔ؒ اور بعد کافقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اسکی تعریف ہے۔ؒ

بشیر احمد اول کی وفات پر حضورؒ نے جو خط حضرت مولوی نور الدینؒ کو لکھا تھا اس سے ثابت ہے کہ وجہہ اور پاک لڑکا سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کے مطابق بشیر احمد اول پیدا ہو کر اور پھر پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق ہی مہمان کی طرح زندگی گزار کر آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا اور اس طرح اس خط کے مطابق حضورؒ خیال فرماتے ہیں کہ موعود لڑکے سے متعلقہ حصہ بشیر احمد اول کی پیدائش اور موت کے متعلق تھا اور بشیر احمد اول کی پیدائش اور موت کے بعد اب یہ حصہ پورا ہو کر ختم ہو چکا ہے اور اب الہامی پیشگوئی کا دوسرا حصہ جوز کی غلام کے متعلق ہے وہ

رہ گیا ہے۔ لیکن حضور پر جو مبشر کلام اللہ نازل ہوتا ہے اُسکی روشنی میں یہ معاملہ اس طرح نہیں ہے۔ اسکے مطابق اللہ تعالیٰ نے بشیر احمد اول کے مثیل کی خبر دے کر الہامی پیشگوئی کے وجیہہ اور پاک لڑکے سے متعلقہ ضمیحی صے کو آگے بشیر احمد اول کے مثیل کی طرف منتقل فرمادیا ہے جیسا کہ حضور کے درج ذیل مبشر الہامی کلام سے ظاہر ہے۔

مثیل بشیر احمد اول کا وعدہ اور ازال بعد ایفائے عہد۔۔۔ جیسا کہ حضور سبز اشتہار میں فرماتے ہیں۔

(الف) ”اوْرَخَدَالْعَالِيَّ نَفَرَ عَاجِزًا پَرَّظَاهِرَ كَيَا كَيْ أَيْكَ دُوسْرَ بَشِيرَ تَهْمِيْسَ دِيَا جَاءَتَ گَ جَسَ كَانَمَ مُحَمَّدَ بَحْبَحِيَّ ہے۔ وَهَا پَنِيْنَ كَامَوْنَ مِنْ أَوْلَى الْعَزْمِ ہو گا۔ يَحْلُقُ مَا يَشَاءُ۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۳۳۔ محمودہ اشتہارات جلد اصفہہ ۹۷ احاشیہ)

(ب) ”أَيْكَ إِلَهَامَ مِنْ أَسْ دُوسَرَ فَرِزَنْدَ كَانَمَ بَحْبَحِيَّ بَشِيرَ كَهَا۔ چَنَاصَّ فَرِمَا يَا كَيْ أَيْكَ دُوسْرَ بَشِيرَ تَهْمِيْسَ دِيَا جَاءَتَ گَ یَہِ وَهِيَ بَشِيرَ ہے جَسَ كَادَ دُوسَرَ نَامَ مُحَمَّدَ ہے۔ جَسَ كَيْ نَسْبَتَ فَرِمَا يَا۔ كَوَهَا أَوْلَى الْعَزْمِ ہو گا اور حَسْنَ وَاحْسَانَ مِنْ تَيَارَ نَظِيرَ ہو گا۔ يَحْلُقُ مَا يَشَاءُ۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۳۴۔ بحوالہ مکتب ۲۳ رجب ۱۸۸۸ءے بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ)

(ج) مثیل بشیر احمد اول کے سلسلے میں حضور اپنی کتاب سر الخلافہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

”إِنَّ لِيْ كَانَ إِبْنًا صَغِيرًا وَ كَانَ اسْمُهُ بَشِيرًا فَتَوَفَّاهُ اللَّهُ فِي أَيَّامِ الرِّضَاعِ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَى لِلَّذِينَ آتَوْا سُبُّلَ التَّقْوَى وَالْأُرْتَيَاعَ فَالْهُمْ مُتُّ مِنْ رَبِّيْ - إِنَّا نَرُدُّهُ إِلَيْكَ تَفَضُّلًا عَلَيْكَ۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۳۰۔ روحانی خزانہ جلد ۸ صفحہ ۳۸۸) ترجمہ۔ میرا ایک لڑکا جس کا نام بشیر احمد تھا شیر خوارگی کے ایام میں فوت ہو گیا۔ اور حق یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقویٰ اور خشیت الہی کے طریق کو اختیار کر لیا ہوا انکی نظر اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتی ہے۔ اس وقت مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ **هم حض اپنے فضل اور احسان سے وہ تجھے واپس دیں گے** (یعنی اُس کا مثیل عطا ہو گا۔ سوال اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا بیٹا عطا کیا)۔

محترم جناب مولانا دین محمد شاہد صاحب۔ چنانچہ اسی بشارت کے تحت پھر مثیل بشیر احمد (اول) یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد پیدا ہو کر موعود وجیہہ اور پاک لڑکا سے متعلقہ فروعی یا ضمیحی الہامی پیشگوئی کے مصدقہ بنے ہیں۔ بطور خلیفہ ثانی اُن کا باون (۵۲) سالہ دور خلافت اور اس دوران جماعتی ترقی اُنکے مثیل بشیر احمد اول یا موعود لڑکا ہونے کا ثبوت ہیں۔ جیسا کہ میں گذشتہ سطور میں بتاچکا ہوں کہ حضور کے اپنے الفاظ کے مطابق پر موعود یا مصلح موعود زکی غلام ہے۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۸ءے کی الہامی پیشگوئی کے اصل مصدقہ یعنی زکی غلام کا معاملہ کیا ہے؟؟ کیا وہ حضور کے گھر میں پیدا ہوا تھا؟؟ خاکسار جواباً عرض کرتا ہے کہ موعود زکی غلام جس کو حضور نے پر موعود اور مصلح موعود قرار دیا تھا وہ مبشر الہامات کے مطابق حضور کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تو پھر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد پر موعود یا مصلح موعود کس طرح ہو سکتے ہیں؟؟ خاکسار ذیل میں اُسکی تفصیل بیان کرتا ہے۔

سبز اشتہار کی حقیقت۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۸ءے کی الہامی پیشگوئی کے نزول کے بعد حضور نے دونوں وجودوں (وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام) کو ایک پیشگوئی یا ایک وجود سمجھتے ہوئے الہامی پیشگوئی کی اشاعت کے وقت زکی غلام کیسا تھہ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ دیا تھا۔

اور بریکٹ میں لفظ (لڑکا) حضور کا اپنا اجتہادی لفظ ہے نہ کہ الہامی۔ اب وجہہ اور پاک لڑکا یعنی بشیر احمد اول کی وفات کے بعد بھی حضور زکی غلام کو اپنا لڑکا سمجھنے کے قیاس پر قائم رہتے ہوئے کیم دسمبر ۱۸۸۸ء کو سزا شہار یعنی حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر میں فرماتے ہیں۔ (۱) اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۷ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔ (سزا شہار تصنیف کیم دسمبر ۱۸۸۸ء۔ روحاںی خزانہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۳ حاشیہ) اسی سزا شہار میں آگے جا کر حضور حاشیہ ہی میں فرماتے ہیں:-

(۲) ”اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عمارتیں پسروں کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کیسا تھے فضل ہے جو اسکے آنے کیسا تھا آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرضِ التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الہیہ نے اسکے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کیلئے بطور ارہاص تھا اسلئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔“ (ایضاً صفحہ ۲۶۷۔ ایضاً صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)

جناب مولانا دین محمد شاہد صاحب۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ بشیر ثانی پیدا ہوتا ہے تو کیا حضور اپنے سزا شہار والے بیان پر قائم رہتے ہیں یا دوسرے الفاظ میں جب بشیر ثانی پیدا ہوا تھا تو کیا حضور نے اپنے سزا شہار والے بیان کے مطابق اس کو موعود زکی غلام یا مصلح موعود یا پسرو قرار دیا تھا؟ میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ جب بشیر ثانی پیدا ہوا تو حضور نے سزا شہار والے اپنے بیان سے یا اپنی رائے سے رجوع فرمایا تھا یعنی اپنی رائے کو بدل لیا تھا جیسا کہ آپ بشیر ثانی کی پیدائش کے موقعہ پر اپنے اشتہارِ تکمیلِ تبلیغ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔

”آج ۱۲ ربجوری ۱۸۸۹ء میں بمقابلہ ۹ ربجادی الاول ۱۳۰۲ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر بھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر کبھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہو گا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عز و جل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا۔ اے فخرِ رسول قرب تو معلوم شد دیر آمدہ نِ راہ دور آمدہ پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین

مُحَمْدُ رَكَّا مُحَمَّدُ رَكَّا هِيَ نَبِيُّ الْكَوَافِرِ كَمَا مُوعِدُهُ كَمَا هُوَ وَرَبُّهُ تَعَالَى دَوْسِرَةً وَقْتٍ پَرَآءَهُ گَانَ، (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۲-۱۹۱ احاشیہ)

جناب مولانا صاحب۔ اب درج بالا تکمیل تبلیغ اشتہار کے حاشیہ میں حضورؐ کے الفاظ سے (اولاً)۔ قطعی طور پر یہ ثابت ہو گیا کہ سبز اشتہار میں حضورؐ نے یہ جو فرمایا تھا کہ ”اوہ سکے بعد کی عبارت دوسرے بیشتر کی نسبت ہے“، بیشتر ثانی کی پیدائش کے موقعہ پر حضورؐ نے اپنے اس بیان اور اجتہادی خیال کو بدل لیا اور یہ فرمانے کی بجائے کہ بیشتر ثانی ہی موعود زکی غلام یا مصلح موعود ہے آپؐ نے فرمایا کہ ”ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے“۔

(ثانیاً)۔ حضورؐ نے فرمایا کہ بیشتر ثانی کا ”نام بالفعل حضن تقاؤل کے طور پر بیشتر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔“

(ثالثاً)۔ حضورؐ نے پس موعود یعنی موعود زکی غلام مسیح الزماں (جس کو آپؐ نے مصلح موعود قرار دیا تھا) کے متعلق کامل الہی انکشاف کے بعد افراد جماعت کو اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعد ازاں حضورؐ نے **کامل الہی انکشاف** کے بعد کیا بیشتر ثانی کو پس موعود یا مصلح موعود قرار دیا تھا؟ مولانا صاحب۔ آپؐ کو یاد رہے کہ حضورؐ نے بعد ازاں اپنے وعدہ کے مطابق اپنی زندگی کے آخری سانس تک بیشتر ثانی یعنی مرزا بیشیر الدین محمود احمد کو بھی پس موعود یا مصلح موعود قرار نہیں دیا تھا۔ قارئین کو یاد رہے کہ حضرت بانی جماعتؓ نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں حقانیت فرقان مجید اور نبوت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سلسلہ میں تین صد دلائل پیش کر کے مخالفین سے کہا تھا کہ اگر وہ ان دلائل کو جھٹلا کر دکھادیں تو آپؐ بطور انعام مبلغ دس (۱۰۰۰۰) ہزار روپیہ اُنکی خدمت میں پیش کر دیں گے۔ اسی طرح براہین احمدیہ کے بعد بھی حضورؐ جھوٹوں پر اتمام جھت کرنے کیلئے انہیں وقتاً فوقتاً انعاموں کی پیش کش کرتے رہے۔ اسی طرح مولانا صاحب! خاکسار بھی اپنے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی پیروی میں آپؐ کے آگے یہ پیش کش رکھتا ہے کہ اگر آپؐ کسی ایک جگہ پر بھی دکھادیں کہ حضورؐ نے اشتہار تکمیل تبلیغ کے بعد اپنی کسی تحریر میں جناب مرزا بیشیر الدین محمود احمد کے متعلق مولود موعود، مولود مسعود، پس موعود یا مصلح موعود کہا ہوتا ہے میں اپنی تمام موروثی جائیداد جو لاکھوں پونڈ، یورو یا ڈالروں میں ہے آپؐ کے حوالے کر دوں گا۔ لیکن مولانا صاحب۔ یاد رکھنا کہ حضورؐ نے اشتہار تکمیل تبلیغ کے بعد مرزا بیشیر الدین محمود احمد کے متعلق کسی ایک جگہ پر بھی اُسکے پس موعود یا مصلح موعود ہونے کا کوئی اشارہ تک بھی نہیں کیا اور نہ ہی کوئی دکھا سکتا ہے۔

جناب مولانا دین محمد شاہد صاحب۔ آپؐ کو یہ بھی واضح رہے کہ حضورؐ نے اپنی تحریرات میں بارہا فرمایا ہے کہ میرا کہنا اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا ایک برابر نہیں ہو سکتا۔ انسانی اجتہاد میں غلطی ممکن ہے لیکن کلام الہی میں غلطی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ مثال کے طور آپؐ فرماتے ہیں:-

(۱) ”اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی بچہ پر یہ خیال بھی کر لیں کہ شاید یہ وہی پس موعود ہے اور ہمارا اجتہاد خطا جائے تو اس میں الہام الہی کا کیا قصور ہو گا۔ کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا کوئی نمونہ نہیں۔“ (آسمانی فیصلہ (۸۹۱ء) روحانی خزانہ

(۲) ”اور یہ کہنا کہ اس لڑکے (بیشراحمد اول۔ ناقل) کو بھی مسعود کہا ہے۔ تو اے نابکار مسعودوں کی اولاد مسعود، ہی ہوتی ہے الا شاذ نادر۔ کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطوار نہیں بلکہ شکاوٹ اطوار کہتا ہے۔ کیا تمہارا بھی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔ میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔“ (جعیۃ اللہ (۷۶۹ء) روحانی خزانہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۸)

(۳) ☆ اسی سلسلہ میں حضور فرماتے ہیں۔ خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو۔ وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے حضور علیہ السلام کے متذکرہ بالادنوں اقتباسات اور شعر سے دونتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(اولاً) کلامِ الٰہی جو کسی مرسل پر نازل ہوتا ہے وہ ہر قسم کی غلطیوں سے پاک ہوتا ہے جبکہ انبیاءؐ چونکہ بشر ہوتے ہیں لہذا کسی پیشگوئی کے تعین کے سلسلہ میں اُن سے اجتہادی غلطی واقع ہو سکتی ہے۔

(ثانیاً) کسی پیشگوئی کے تعین کے سلسلہ میں اگر ملہم کے اجتہاد اور اسکے الہامی کلام میں کوئی تضاد پیدا ہو جائے تو ہمیں ان دونوں کلاموں میں تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر ان میں تطبیق پیدا نہ ہو سکے تو ہمیں بہر حال ملہم کے الہامی کلام کی پیروی کرنی چاہیے۔ حضور نے اپنے درج بالا الفاظ میں ہمیں نصیحت فرمادی ہے کہ اگر میں اپنے کسی لڑکے کے متعلق یہ کہہ بھی دوں یا تعین کر دوں کہ یہ لڑکا پس مسعود یا مصلح مسعود ہے لیکن اگر مجھ پر نازل ہونے والے مبشر الہامات میرے تعین کی نفی فرمادیں تو تم میرے تعین کو میری اجتہادی غلطی سمجھ کر چھوڑ دینا اور مجھ پر نازل ہونے والے مبشر الہامی کلام کی پیروی کرنا۔

جناب مولانا صاحب۔ آپ کو یہ بھی یاد رہے کہ ۱۸۹۲ء تک حضرت مہدی و مسیح مسعود علیہ السلام نے زکی غلام (پس مسعود یا مصلح مسعود) کا کوئی تعین نہیں کیا تھا۔ مثلاً ستمبر ۱۸۹۲ء میں عبدالحق غزنوی کے اعتراض کے جواب میں حضور ارشاد فرماتے ہیں۔

”یہ سچ ہے کہ ۱۸۹۲ء ہم نے اطلاع دی تھی کہ ایک لڑکا ہونیوالا ہے سو پیدا ہو گیا ہم نے اس لڑکے کا نام مولود مسعود نہیں رکھا تھا صرف لڑکے کے بارہ میں پیشگوئی تھی اور اگر ہم نے کسی الہام میں اس کا نام مولود مسعود رکھا تھا تو تم پر کھانا حرام ہے جب تک وہ الہام پیش نہ کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔“ (انوار الاسلام۔ روحانی خزانہ جلد ۶ صفحہ ۳۰)

حضور کے اس رسالے انوار الاسلام کی تائیخ تصنیف ۱۸۹۲ء ہے اور اس وقت حضور کے دو لڑکے زندہ موجود تھے یعنی بیشرا الدین محمود احمد اور بیشراحمد۔ لہذا یہ ثابت ہوا کہ حضور کا یہ حوالہ اس امر کی تصدیق کر رہا ہے کہ آپ نے ۱۸۹۲ء تک اپنے کسی لڑکے کے متعلق مولود مسعود یعنی مصلح مسعود ہونے کا انکشاف نہیں فرمایا تھا۔ اگر موجود لڑکوں (بیشرا الدین محمود احمد اور بیشراحمد) میں سے کسی کو آپ نے مولود مسعود قرار دیا ہوتا تو یہاں آپ اس کا ذکر فرماتے اور کہتے کہ میں نے اپنے فلاں لڑکے کو مولود مسعود قرار دیا ہے۔ جب کہ آپ نے ایسا نہیں فرمایا اور اس طرح یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ ۱۲ اگسٹ ۱۸۹۲ء تک کیا ہے۔

مولانا صاحب۔ میں آپ پر یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حضور نے متی ۱۸۹ء تک بھی زکی غلام (پسر موعود یا مصلح موعود) کا کوئی تعین نہیں کیا تھا۔ مثلاً متی ۱۸۹ء میں حضور اپنے کسی مخالف کے جواب میں رسالہ جنّۃ اللہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

”بے شک مجھے الہام ہوا تھا کہ موعود لڑکے سے قو میں برکت پائیں گی۔ مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا الہام نہیں جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔ اگر ہے تو لعنت ہے تجھ پر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے۔“ (حجۃ اللہ۔ روحانی خزانہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

رسالہ حجۃ اللہ کی تاریخ تصنیف ۱۸۹ء متی ۲۶ء ہے۔ حضور کے یہ الفاظ اس امر کی تصدیق کر رہے ہیں کہ آپ نے متی ۱۸۹ء تک اپنے کسی لڑکے کے متعلق مولود موعود (پسر موعود یا مصلح موعود) ہونے کا تعین نہیں فرمایا تھا جبکہ اس وقت آپ کے تین لڑکے بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد موجود تھے۔ ہاں حضور کو جو وجہہ اور پاک لڑکا کی بشارت ہوئی تھی اور اسکے متعلق اللہ تعالیٰ نے قطعی طور پر یہ وعدہ فرمایا تھا کہ وہ لڑکا تیرے ہی تھم سے تیری ہی ذریت نسل ہوگا۔ اس بشارت کا اولاً مصدق بشیر احمد اول تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے شیر خوارگی میں وفات دے کر اپنے پاس بلا لیا اور ساتھ ہی اُسکے مشیل کا وعدہ بھی دیدیا۔ بشیر احمد اول کے بد لے میں یا اُسکے مشیل کے طور پر جو لڑکا پیدا ہونا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کا نام حضور کو بشیر اور محمود بتایا تھا۔ لہذا جب وہ لڑکا پیدا ہوا تو حضور نے اس کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا۔ اس طرح یہ قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ خلیفہ ثانی صاحب کا الہامی طور پر مشیل بشیر احمد اول ہونا تو مسلم ہے لیکن زکی غلام (پسر موعود یا مصلح موعود) ہونا نہیں۔

جناب مولانا صاحب۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ حضور نے اشتہار تکمیل تبلیغ کے حاشیہ میں کیے گئے اپنے کامل انکشاف کے وعدہ کے مطابق اپنے جس لڑکے کے متعلق کہا تھا کہ میرا یہ لڑکا ۲۰۰۰ فروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی کے مطابق مولود مسعود اور تین کو چار کرنیوالا ہے۔ آپ کا وہ لڑکا صاحب زادہ مبارک احمد تھا۔ حضور اپنی کتاب آنجمام آنحضرم روحانی خزانہ جلد ۱۱ صفحات ۱۸۲ پر فرماتے ہیں۔

”وَإِنَّ اللَّهَ بَشَّرَنِي فِي أَبْنَائِي بِشَارَةً بَعْدَ بِشَارَةٍ حَتَّىٰ بَلَغَ عَدْدَهُمُ الْيَتَّلِثَةِ - وَأَنْبَاءَنِي بِهِمْ قَبْلَ وَجْهِهِمْ بِالْأَلْهَامِ - فَاشَعَتْ هَذِهِ الْأَنْبَاءِ قَبْلَ ظَهُورِهِا فِي الْخَوَاصِ وَالْعَوَامِ - وَأَنْتُمْ تَتَلَوَنْ تَلَكَ الْأَشْتَهَارَاتِ - ثُمَّ تَمْرُونَ بِهَا غَافِلِينَ مِنَ التَّعَصُّبَاتِ - وَبَشَّرَنِي رَبِّي بِرَابِيعِ رَحْمَةٍ - وَقَالَ أَنَّهُ يَجْعَلُ الْثَّلَاثَةَ أَرْبَعَةً -“

ترجمہ۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹوں کے متعلق خوشخبری پر خوشخبری دی یہاں تک کہ ان کا عدد تین تک پہنچ گیا۔ اور انکے وجود سے پہلے الہام کیسا تھا انکی خوشخبری دی۔ سو میں نے اُن خبروں کو انکے پیدا ہونے سے پہلے خاص و عام میں شائع کیا۔ اور تم ان اشتہاروں کو پڑھتے ہو پھر تعصب کی وجہ سے اُنکی پرواہیں کرتے اور میرے رب نے اپنی رحمت سے مجھے چوتھے کی خوشخبری دی ہے اور فرمایا کہ وہ تین کو چار کرنیوالا ہو گا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے تینوں لڑکے (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد) جو زندہ موجود تھے انکے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر کامل انکشاف فرمادیا اور بذریعہ الہام آپ کو بتادیا کہ تین کو چار کرنیوالا بھی پیدا ہونا باقی ہے۔ یہ الہامی یقین تھا جس میں غلطی کا

احتمال نہیں ہو سکتا۔ اور یہ آئندہ پیدا ہونیوالا اور تین کو چار کر نیوالا وہی لڑکا تھا جس کی بشارت ۲۰ فروری ۱۸۸۴ء کی الہامی پیشگوئی میں دی گئی تھی۔ اور پھر حتیٰ کہ ۱۷ جون ۱۸۹۹ء کا وہ دن آگیا جب آپ کا یہ چوتھا لڑکا آپکے ہاں پیدا ہو گیا۔ آئین دیکھتے ہیں کہ حضور نے اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کی پیدائش کے موقعہ پر کیا فرمایا تھا۔ آپ اپنی کتاب تریاق القلوب۔ روحانی خزانہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۱ پر فرماتے ہیں:-

(۱) ”اوہ میرا چوتھا لڑکا مبارک احمد ہے اس کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۴ء میں کی گئی۔“

اشتہار تکمیل تبلیغ کے بعد حضور نے اس قسم کے الفاظ نہ بشیر الدین محمود احمد کے متعلق نہ بشیر احمد کے متعلق اور نہ ہی شریف احمد کے کہے تھے۔ پھر حضور اسی کتاب تریاق القلوب کے صفحات نمبر ۲۲۱ پر فرماتے ہیں:-

(۲) ”سو خدا تعالیٰ نے میری تصدیق کیلئے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کیلئے اور عبدالحق غزنوی کو متنبہ کرنے کیلئے اس پر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۷ جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۲۳ صفر ۱۴۱۳ھ تھی بروز چارشنبہ پورا کر دیا یعنی وہ مولود مسعود چوتھا لڑکا تاریخ مذکورہ میں پیدا ہو گیا۔“ حضور اپنی اسی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۲۲۳ پر اس چوتھے صاحبزادہ کے متعلق مزید فرماتے ہیں:-

(۳) ”سو صاحبو وہ دن آگیا اور وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا۔ صفر کے ۱۴۱۳ھ کی چوتھی تاریخ میں بروز چارشنبہ پیدا ہو گیا۔ عجیب بات ہے کہ اس لڑکے کے ساتھ چار کے عد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے۔ اسکی نسبت چار پیشگوئیاں ہوئیں۔ یہ چار صفر کے ۱۴۱۳ھ کو پیدا ہوا۔ اسکی پیدائش کا دن ہفتہ کا چوتھا دن تھا یعنی بدھ۔ یہ دو پھر کے بعد چوتھے گھنٹے میں پیدا ہوا۔ یہ خود چوتھا تھا۔“

حضرت بانی جماعت نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق (۱) مولود مسعود اور (۲) اس لڑکے کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۴ء میں کی گئی تھی اور (۳) تین کو چار کرنے والا فرمाकر برٹے واضح رنگ میں اسے پیشگوئی مصلح موعود یا پسر موعود کا مصدق قرار دیا تھا۔ اب مولانا دین محمد شاہد سے گزارش ہے کہ حضور کی اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق اس وضاحت کے بعد آپ قادری مولویوں کے حضور کے ایفائے عہد کے سلسلہ میں پیش کردہ ضمیمہ آنجام آئھم، سراج منیر اور تریاق القلوب کے حوالے جھوٹ ثابت نہیں ہوئے؟

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال۔ دل میں آتا ہے مرے سوسو اب
آنکھ تر ہے دل میں میرے درد ہے۔ کیوں دلوں پر اس قدر یہ گرد ہے

اشتہار تکمیل تبلیغ میں کیے گئے اپنے کامل انکشاف کے وعدہ کے مطابق حضرت مہدی مسیح موعود نے اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق اسکے پسر موعود یا مصلح موعود ہونے کا تعین فرمایا تھا۔ بعد ازاں اس ”تین کو چار کرنے والا اور مولود مسعود لڑکے“ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ظاہر ہوئی؟ اس ضمن میں جواباً گزارش ہے کہ اوائل ستمبر ۱۹۰۰ء میں حضرت مہدی مسیح موعود نے ایک منذر خواب دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں:-

”خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے۔ مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہو گیا۔ بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔ پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہے۔“ (تذکرہ صفحہ ۲۱۸۔ بحوالہ بدرجہ نمبر ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

بعد ازاں ۱۶ ستمبر ۱۹۰۴ء کے دن مبارک احمد فوت ہو گئے۔ لیکن مبارک احمد کی وفات کے بعد اسی دن (یعنی ۱۶ ستمبر ۱۹۰۴ء کے دن اللہ تعالیٰ نے پھر حضورؐ کو ایک حلیم غلام کی بشارت دیدی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ۔“ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔“ (تذکرہ صفحہ ۲۱۹۔ بحوالہ الحکم جلد انبہر ۳۳ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

اب حلیم ہونا تو مصلح موعود کی ایک علامت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اُسکے متعلق فرماتا ہے۔ ”وَهُنَّا تِبْيَانٌ لِّلْأَوَّلِينَ“ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پڑ کیا جائے گا۔“ (اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۷ء)۔ لہذا یہ حلیم غلام کوئی نیا غلام نہیں تھا بلکہ پسر موعود یعنی مصلح موعود ہی تھا۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء میں اللہ تعالیٰ نے اس حلیم غلام کو مبارک احمد کا مثیل قرار دے کر پسر موعود یا مصلح موعود کی پیشگوئی کو آگے مبارک احمد کے مثیل کی طرف منتقل کر دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ (۲) يَنْزَلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ (۷) ساقِيَاً أَمْ دَنْ عَيْدَ مَبَارَكَ بَادَتْ (تذکرہ صفحہ ۲۲۲۔ بحوالہ الحکم جلد انبہر ۳۹ مورخہ ۱۹۰۴ء اکتوبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱) ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہ ہو گا۔ اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

اور اس طرح یہ پیشگوئی پسر موعود یا مصلح موعود مبارک احمد سے منتقل ہو کر آگے اُسکے مثیل کی طرف چلی گئی۔ جیسا کہ حضورؐ اپنے اشتہار ۱۹۰۴ء میں فرماتے ہیں:-

”لیکن خدا کی قدر توں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا۔ ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ۔ يَنْزَلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔“ ترجمہ۔ یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہو گا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہو گا پس خدا نے چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اسلئے اس نے مجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔“ (تذکرہ صفحہ ۲۲۲۔ بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۸)

جناب مولانا صاحب۔ اللہ تعالیٰ کی وحی متلو جو حضورؐ پر نازل ہوئی تھی وہ تو ہمیں بتا رہی ہے کہ پیشگوئی پسر موعود یا مصلح موعود تو مبارک احمد سے بھی آگے اُسکے مثیل کی طرف چلی گئی ہے۔ مبارک احمد کی وفات کے بعد حضورؐ کے گھر میں مبارک احمد کے طور پر کوئی جسمانی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا اور اس طرح یہ الہامی پیشگوئی آپ کے جسمانی لڑکوں سے نکل کر آپ کی ذریت یعنی آپ کی روحانی اولاد یا جماعت احمد یہ کی طرف منتقل ہو گئی ہے۔ زکی غلام (پسر موعود یا مصلح موعود) سے متعلق آخری الہامی بشارت کب ہوئی؟؟؟ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؒ کو، ۱۹۰۴ء کے دن مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”سَاهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔ رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِيَّةً طَيِّبَةً۔ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يُحْبِي۔ الْمُتَرَكِيفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاصْحَابِ الْفِيلِ۔“۔ آمدِن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔“ (تذکرہ ۲۲۶/ الحکم جلد انبہر ۴۰، ۱۹۰۴ء صفحہ ۳)

میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحیٰ ہے۔ کیا تو نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کیسا تھک کیا کیا۔ عید کا آنا تیرے لیے مبارک ہو۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔

۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی مفصل الہامی پیشگوئی میں مصلح موعود کی الہامی بشارت ”زکی غلام“ کے الفاظ میں نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ۲۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے دن آخری بار پھر انہیں الفاظ میں الہامی بشارت دے کرنہ صرف اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ مصلح موعود ۶، ۷، ۸ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہو گا بلکہ اس بات کا بھی فیصلہ فرمادیا کہ حضور کے جسمانی لڑکے اس الہامی بشارت سے باہر نکل گئے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مصلح موعود کی آخری الہامی بشارت کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آمدِ عید مبارک بادت یعنی عید کا آنا تیرے لیے مبارک ہو۔ کسی روحانی مصلح کی بعثت اہل دنیا کیلئے عید کی قائم مقام ہوتی ہے۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے بھی اس نکتہ کی وضاحت اپنی مختلف کتب میں فرمائی ہے۔ اس الہام کے آخر میں جو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو اسکا کیا مطلب ہے؟ مصلح موعود سے متعلق اس آخری الہام میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ۔۔۔ اے میرے مہدی و مسیح۔ جب تیرا یہ پسروعد دنیا میں آئے گا تو کچھ لوگ ایسے حالات پیدا کر چکے ہوں گے کہ جس کے نتیجہ میں تیری جماعت کے لوگ اس روحانی عید کو منانے کیلئے تیار نہیں ہونگے۔

کہانی آپ اُبھی ہے کہ الجھائی گئی ہے یہ عقدہ تب کھلے گا جب تماشا ختم ہو گا جناب خلیفہ ثانی صاحب نے جھوٹا دعویٰ کر کے اور اس کو سچا بنانے کیلئے فتنمیں پر فتنمیں کھا کھا کر اور ایک جبری نظام کیسا تھا جس کا احمد یوں سے آزادی ضمیر چھین کر اور انہیں اسیر بنا کر حضور کے پیروکاروں کی کیا حالت بنادی ہے؟ مولانا صاحب۔ حضور کا موعود زکی غلام، پسروعد اور مصلح موعود جس کا آپ اپنی زندگی بھرا نظر کرتے رہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعناء کھلا آئی ہے بادشاہ گزار سے مستانہ وار

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے گوکھود یوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

خلیفہ ثانی صاحب اور آپ کے جانشینوں کے تشویح دار مولو یوں نے اپنے ناخن تدیر سے کیا آج سچ مجھ ایسے حالات پیدا نہیں کر دیئے کہ عید کا آنا بجائے مبارک کے نام بارک ثابت کیا جا رہا ہے؟ آخر گھر گھر اور بندے بندے کا تعاقب اور احمد یوں کو مقاطعہ کیلئے اکسانا چہ معنی دار د؟؟ عید کا چاند نکل آنے کے باوجود بھی اُسکے مبارک منظر کو (اپنے تیئیں) دھنڈلانے اور گہنانے والی مکروہ کوششوں کو باقاعدہ کارثو اب کا نام دیا جا رہا ہے۔ یہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی کہ چاند پر تھوکنے کی کوششیں بھی بار آور ثابت نہیں ہوتیں بلکہ اس سے انسان خود جگ ہنسائی اور ایک مضخکہ خیز صورت حال میں گھر کر رہ جاتا ہے۔ کیا آج موعود زکی غلام کے متعلق حضور کا یہ الہام عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔ لفظ بلفظ پورا نہیں ہو رہا؟؟؟

زکی غلام (پسروعد یا مصلح موعود) سے متعلق بشر الہامات کی تفصیل

(۱) ۱۸۸۲ء انہا نبیش روک بغلام م حسین۔ یعنی ہم تجھے ایک حسین غلام کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹)

تربیق القلوب۔ روحانی خزانہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰)

- (۲)۔۔۔ (میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔۔۔ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا،) (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۷ء کی الہامی پیشگوئی)
- (۳) ۱۸۹۳ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكُ بِغُلَامٍ“۔ یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۲/روحانی خزانہ جلد ۹ صفحہ ۳۰ حاشیہ)
- (۴) ۱۸۹۶ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ مَّظَهِرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ۔“ ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترتا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳۸/انجام آئھم۔ روحانی خزانہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۲)
- (۵) ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء۔ ”إِصْبِرْ مَلِيًّا سَاهِبْ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔“ یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۷/تربیق القلوب۔ روحانی خزانہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)
- (۶) ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكُ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَكَ نَافِلَةً مِنْ عِنْدِنَا۔“ ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۰/رخ جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹۔ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ انہر امور خہ ۱۔ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)
- (۷) ۲۶ مارچ ۱۹۰۶ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكُ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَكَ۔“ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۔ بحوالہ الحکم جلد ۱۰، ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)
- (۸) ۱۹۰۶ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكُ بِغُلَامٍ مَّظَهِرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ۔“ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۷۔ بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۹ تا ۹۸)
- (۹) ۱۶ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ۔“ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۹۔ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ انہر ۳۳ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)
- (۱۰) ۱۹۰۶ء۔ ”(۵) إِنَّا نُبَشِّرُكُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔ (۷) ساقِيَا آمدَنِ عِيدِ مبارَكِ بادَت۔“ (تذکرہ صفحہ ۲۲۲۔ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ انہر ۳۹ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱) ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔ اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔
- (۱۱) ۱۶ نومبر ۱۹۰۶ء۔ ”سَاهِبْ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔ رَبِّ هَبْ لَيْ ذُرِيَّةً طَيِّبَةً۔ إِنَّا نُبَشِّرُكُ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْبِي - أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاصْحَابِ الْفِيلِ۔ آمدَنِ عِيدِ مبارَكِ بادَت۔ عِيدِ توْهِ چا ہے کرو یانہ کرو۔“ (تذکرہ ۲۲۶۔ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ انہر ۱۰، ۲۰ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳) ترجمہ۔ میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔ کیا تو نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کیستھ کیا کیا۔

جناب مولانا دین محمد شاہد صاحب۔ قرآن کریم میں بچوں کی پیدائش کے سلسلہ میں جو اللہ تعالیٰ کی سنت وارد ہو چکی ہے۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۱) سورہ صافات / آیات نمبر ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ حضرت اسماعیل کی بشارت۔ حلیم غلام (۲) سورہ ہود / آیات نمبر ۷۷۔ ۷۸۔

حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کی بشارت میں (۳) سورہ ذاریات / آیات نمبر ۲۵ تا ۳۱۔ حضرت اسحاق کی بشارت بطور علیم غلام (۴) سورہ الحجر / آیات نمبر ۲۵ تا ۵۔ حضرت اسحاق کی بشارت بطور علیم غلام (۵) سورہ مریم / آیات نمبر ۸ تا ۱۰۔ یحییٰ کی بشارت (۶) سورہ ال عمران / آیات نمبر ۳۹ تا ۴۱۔ یحییٰ کی بشارت (۷) سورہ ال عمران / آیات نمبر ۳۶ تا ۳۸۔ مسیح عیسیٰ ابن مریم کی بشارت (۸) سورہ مریم / آیات نمبر ۲۰ تا ۲۲ موسوی زکی غلام کی بشارت۔۔۔

بچوں کی پیدائش کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی جو سنت ہے اسکے مطابق جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کسی بچے کی بشارت دیتا ہے تو بشارت کے وقت وہ بچہ دنیا میں موجود نہیں ہوتا بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے مطابق اُسکی سنت میں کبھی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ”سَنَةُ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِ طَوْلَنْ تَجَدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبَدِّيلًا۔“ (سورہ فتح آیت: ۲۲) اللہ کی اس سنت کو یاد رکھو، جو ہمیشہ سے چلی آئی ہے اور تو کبھی بھی اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

قرآن کریم میں مذکورہ سنت الہی کی روشنی میں جب ہم حضرت مرزا صاحب پر نازل ہونیوالے زکی غلام سے متعلق مبشر کلام الہی کو پر کھٹے ہیں تو ہمیں پتہ ملتا ہے کہ موعود زکی غلام نے آخری بشارت یعنی ۲۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا ہے۔ اس مقررہ تاریخ (۲۷ نومبر ۱۹۰۷ء) جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے مبشر الہام میں تعین فرمادیا ہے سے پہلے موعود زکی غلام (پسر موعود یا مصلح موعود) پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ جبکہ حضور کے گھر میں صاحزادہ مبارک احمد کی پیدائش (۱۲ ارجنون ۱۸۹۹ء) کے بعد زیرینہ اولاد کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا۔ اور آپ سب کو یہ بھی علم ہو گا کہ وہ سنت اللہ جو قرآن کریم میں وارد ہو چکی ہے۔ وہی امام اور مہیمن ہے اور ممکن نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اس سنت اللہ سے ہٹ کر کوئی الہام کسی بندے پر نازل ہو جائے۔ اس ضمن میں حضور فرماتے ہیں:-

﴿ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک الہام کیلئے وہ سنت اللہ بطور امام اور مہیمن اور پیشوں کے ہے جو قرآن میں وارد ہو چکی ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی الہام اس سنت کو توڑ کر ظہور میں آوے کیونکہ اس سے پاک نوشتؤں کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔﴾ (روحانی خزانہ جلد ۹ صفحہ ۱۹)

اور یہ بھی واضح رہے کہ حضور کو اپنے الہامی کلام پر اسکے سچا ہونے کے ضمن میں اتنا ہی یقین تھا جتنا آپ کو قرآن کریم کی وحی کے بارے میں یقین تھا۔ آپ علیہ السلام اپنی وحی کے متعلق فرماتے ہیں:- ”وَإِنْ كَانَ الْأَمْرُ خَلَافَ ذَالِكَ عَلَىٰ فِرْضِ الْمَحَالِ فَنَبْذَنَا كَلَهُ مِنْ أَيْدِينَا كَالْمَتَاعِ الرَّدِّيِّ وَمَادِّ السَّعَالِ۔“ (روحانی خزانہ جلد ۵، آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱) اگر میری وحی قرآن کے خلاف ہو تو میں اسے تھوک کی طرح پھینک دوں۔

جناب مولانا دین محمد شاہد صاحب۔ اب حضور کی اپنی تحریر اور قرآن کریم کی روشنی میں حضور پر زکی غلام کے متعلق جو کلام الہی نازل ہوا تھا اُسکی رو سے حضور کے زندہ لڑکوں (بیشیر الدین محمود احمد، بیشیر احمد، شریف احمد) میں سے نہ کوئی مشیل مبارک احمد (پسر موعود یا مصلح موعود) تھا اور نہ ہی یہ تینوں لڑکے پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں آتے ہیں۔ البتہ پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق جناب مرزا بیشیر الدین محمود احمد بطور مشیل بیشیر احمد اول وجیہ اور پاک لڑکا سے متعلقہ فروعی اور ضمیمی پیشگوئی کے مصدق ضرور تھے لیکن پسر موعود یا مصلح موعود ہرگز نہیں تھے

کیونکہ پسروعد یا مصلح موعد تو حضور کے گھر میں پیدا ہی نہیں تھا۔ قارئین کرام۔ اب مولانا صاحب کے یہ الفاظ کہ ”مصلح موعد“ کے متعلق پیشگوئی نسل میں سے ہونے کی تھی (تیرے ہی تھم اور تیری ہی ذریت نسل ہوگا)، کیا ان میں کوئی صداقت ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہو المُرَاد (۲) سوال۔ مولانا صاحب آگے لکھتے ہیں۔۔۔ ”اور وہ آٹھاون (۵۸) نمایاں خصوصیات رکھتا ہوگا اور وہ بڑی اصلاحات بجالائے گا۔ یہ تمام صفات حسنہ حضرت مرتضیٰ ابیش الردین محمود احمد میں پائی جاتی تھیں جنہوں نے اقدس موعود مسیح علیہ السلام پر نازل ہونے والی پیشگوئی کے مطابق ”مصلح موعد اور پسروعد“ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔“

الجواب۔ جناب مولانا صاحب۔ آپ کا یہ بیان بھی قطعی طور پر ایک سفید جھوٹ پرمنی ہے۔ (اولاً) یہ واضح رہے کہ جب جناب مرتضیٰ ابیش الردین محمود احمد صاحب ۲۰ فروری ۱۸۸۴ء کی الہامی پیشگوئی کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتے اور یہ سب کچھ میں اس مضمون کے شروع میں ثابت کر آیا ہوں تو پھر آٹھاون (۵۸) نمایاں خصوصیات اُن میں کیسے پوری ہو گئیں؟؟؟ (ثانیاً) کیا مولانا صاحب اس الہامی پیشگوئی کے الہامی الفاظ کے مطابق اس پیشگوئی میں مصلح موعد کی آٹھاون (۵۸) خصوصیات کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس الہامی پیشگوئی کے ہر لفظ کو بھی اگر مصلح موعد کی خصوصیت قرار دے دیا جاوے تب بھی بقول مرتضیٰ ابیش الردین محمود احمد صاحب یہ خصوصیات صرف سنتیں (۳۷) بنتی ہیں۔ آٹھاون ہرگز نہیں۔

(ثالثاً) جناب خلیفہ ثانی صاحب نے مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۲۳ء بمقام ہوشیار پورا پنی تقریر میں آنیوالے کی آٹھاون (۵۸) خصوصیات بیان فرمائی تھیں (انوار العلوم جلد ۷ صفحات ۱۵۸-۱۶۱)۔ لیکن خلیفہ ثانی صاحب نے اسی سال مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء بر موقع جلسہ سالانہ قادریان اپنی تقریر میں اسی آنیوالے کی باون (۵۲) خصوصیات بیان فرمائی ہیں (ایضاً صفحات ۵۲۹-۵۳۲)۔ آنیوالے کی خصوصیات بھی آٹھاون (۵۸) اور کبھی باون (۵۲)۔ مولانا صاحب! خصوصیات کے سلسلہ میں خلیفہ ثانی صاحب کے بیانات میں یہ تضاد کیوں تھا؟ کیا یہ سب اُس انسان کی فریب کاریاں نہیں تھیں جو پیشگوئی مصلح موعد کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتا تھا؟ اصل حقیقت کیا ہے؟ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۴ء کی الہامی پیشگوئی حضرت مہدی و مسیح موعد پر نازل ہوئی تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی میں زکی غلام یا مصلح موعد کے متعلق آٹھاون (۵۸) یا باون (۵۲) خصوصیات کا ذکر فرمایا ہوتا تو ان خصوصیات کا سب سے پہلے علم ملهم کو ہونا چاہیے تھا نہ کسی اور کو۔ مولانا صاحب! کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ حضور نے جن پر یہ پیشگوئی الہام ہوئی تھی انہوں نے اپنی کسی تحریر میں (خلیفہ ثانی کی بیان فرمودہ) آٹھاون (۵۸) یا باون (۵۲) خصوصیات کا کہیں ذکر فرمایا ہو؟ ہرگز نہیں۔ آپ عقل سے کام لیں اور یہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی بات کسی انسان میں قطعی طور پر ثابت ہی نہ ہو سکتی ہو یا بالفاظ دیگر مشاہدہ نہ ہو سکے تو ہم اُسے خصوصیت کیسے ٹھہرا سکتے ہیں؟ اس الہامی پیشگوئی میں زکی غلام کی آٹھاون (۵۸) یا باون (۵۲) خصوصیات کا ہرگز ذکر نہیں ہے۔ یہ خلیفہ ثانی کا ایک ڈرامہ تھا۔ اور انہوں نے ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء کی اپنی تقریر (الم وعد) میں ان باون (۵۲) خصوصیات کا ڈرامہ رچا کر افرادِ جماعت کو بیوقوف بنانے یا مرعوب کرنے کی کوشش کی تھی اور افرادِ جماعت اپنی علمی اور بے جا عقیدت کی وجہ سے مرعوب ہو بھی گئے تھے۔ مولانا صاحب! کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس

عاجز کو بخشنی گئی ایک ہی بزرگ دلیل نیکی خدا ہے کیسا تھا ان باون (۵۲) علامتوں کا سحر ٹوٹ نہیں گیا؟ الہامی پیشگوئی میں زکی غلام کی باون (۵۲) یا آٹھاون (۵۸) خصوصیات کی بجائے دراصل اُسکی مرکزی علمی اور قطعی خصوصیات جن کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے درج ذیل ہیں! ☆ وہ سخت ذہین فہیم ہو گا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہو گا۔ (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلہندگرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاوَاتِ۔

قارئین کرام۔ جناب مولانا صاحب کا پرس موعود یا مصلح موعود کے متعلق یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکی آٹھاون (۵۸) خصوصیات بیان فرمائی ہوئی ہیں کیا ایک قطعی طور پر ایک سفید جھوٹ نہیں ہے؟ اور پھر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے متعلق انکا یہ کہنا کہ ”یہ تمام صفات حسنے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد میں پائی جاتی تھیں جنہوں نے اقدس موعود مسیح علیہ السلام پر نازل ہونے والی پیشگوئی کے مطابق“ مصلح موعود اور پرس موعود، ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ کیا یہ مزید ایک اور سفید اور قطعی جھوٹ نہیں ہے کیونکہ پرس موعود یا مصلح موعود تو حضور کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ اور اگر ہم ان آٹھاون (۵۸) خصوصیات کو پرس موعود یا مصلح موعود میں فرض بھی کر لیں تو تب بھی یہ خصوصیات ایک غیر پرس موعود یا مصلح موعود یعنی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب میں کس طرح پوری ہو گئیں؟؟؟

(۳) سوال۔ مولانا صاحب آگے فرماتے ہیں! ”حضرت مصلح موعود نے خود ۱۹۲۲ء میں خطبہ جمعہ کے دوران الہام کے مطابق“ مصلح موعود اور پرس موعود، ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

الجواب۔ ۲۰ فروردی ۱۸۸۱ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے زکی غلام (جسے حضور نے پرس موعود اور مصلح موعود فرار دیا تھا) سے متعلقہ مبشر الہامات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ملہم پر خوب کھول دیا تھا کہ یہ زکی غلام تیرا کوئی لڑکا نہیں ہو گا بلکہ میں اسے ۲۷، رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد تیری جماعت میں پیدا کروں گا۔ اور جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۱۹۰۸ء میں اپنے رسالہ تثییذ الاذہان میں اس حقیقت کا تحریری طور پر اقرار بھی کر چکے ہیں تو پھر جناب خلیفہ ثانی صاحب کے ۱۹۲۲ء میں ایک خواب کی بنیاد پر حلفاء عویٰ مصلح موعود کرنے میں کوئی صداقت ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں ہو سکتی۔

(۴) سوال۔ مولانا صاحب آگے فرماتے ہیں کہ ”لیکن جنبہ صاحب میں یہ بڑی صفات نہیں ہیں لہذا مصلح موعود کے دعویٰ میں وہ مکمل طور پر گمراہ ہیں۔“

الجواب۔ خلیفہ ثانی صاحب ۲۰ فروردی ۱۸۸۱ء کی الہامی پیشگوئی کے دائرہ بشارت میں نہیں آتا جکہ یہ عاجز اس پیشگوئی کے دائرہ بشارت میں آتا ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود کے مصدق کی آٹھاون (۵۸) کی بجائے مرکزی علمی اور قطعی صفاتِ الہامی الفاظ میں پیشگوئی میں موجود ہیں اور خاکساران کا پہلے ذکر کر چکا ہے۔ یہ علمی صفاتِ اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ۔ البقرہ ۲۵۶) اور وہ اُسکے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔) کے مطابق کوئی انسان اپنی عقل و فہم کے زور پر اپنے وجود میں

پوری نہیں فرماسکتا۔ یہ ساری موعود علمی صفات کامل طور پر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کے وجود میں پوری فرمائی ہیں اور اس عاجز کی کتاب غلام مسح الزماں کا دوسرا حصہ (جو ایک اعلیٰ انہتائی ہمہ گیر نظریہ پر مشتمل ہے) انہیں موعود علمی اور قطعی صفات پر مشتمل ہے۔ قارئین کرام۔ اب آپ فیصلہ کریں کہ نعوذ باللہ یہ عاجز گراہ ہے یا کہ قادری خلیفہ اور مولوی گراہ ہیں جو ایک ایسے وجود کو پس موعود اور مصلح موعود بناتے پھر رہے ہیں جو الہی فرمان کے مطابق پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتا۔ اور مزید حیران کن اور تماشے کی بات یہ کہ وہ اُس میں ایسی اٹھاؤں (۵۸) خصوصیات بھی پوری کر کے بیٹھے ہوئے ہیں جو پیشگوئی مصلح موعود سے ثابت ہی نہیں ہوتیں۔

(۵) سوال۔ مولانا صاحب آگے فرماتے ہیں کہ ”غلط دعویٰ کرنے پر انہیں (اس عاجز کو۔ ناقل) پچھتا ناپڑے گا۔“

الجواب۔ خاکسار بیس (۲۰) سال سے پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں قادری خلفاء اور مولویوں کو اپنے مقابلہ کیلئے بلا رہا ہے اور میں انہیں یہ پیش کش بھی کر چکا ہوں کہ اگر تم خلیفہ ثانی صاحب کو پس موعود یا مصلح موعود ہونا تو بہت دور کی بات ہے اگر تم اُسے پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت کے اندر ثابت کر دو تو میں اپنی تمام موروثی جائز ادا (جس کی مالیت لاکھوں پاؤندوں، یورو اور ڈالروں میں ہے) آپ کو انعام میں دے دوں گا۔ لیکن یہ لوگ میرے مقابلہ پر آنے کی بجائے میرے آگے بھاگتے پھر رہے ہیں۔ اب قارئین خود فیصلہ فرمائیں کہ نعوذ باللہ غلط دعویٰ پر میں پچھتا رہا ہوں یا یہ لوگ خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود پر پچھتا تے پھر رہے ہیں اور دل میں اُسے کوستے پھر رہے ہیں۔۔۔ کہ خلیفہ ثانی صاحب توں سانوں مر وادیتاے ۹۹۹۹۹

جھوٹے ملمع کیلئے قرآن مجید میں وعید

جناب مولانا دین محمد شاہد صاحب۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کے ذکر میں فرماتا ہے۔

”وَلَوْ تَقُولَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ ☆ لَا أَخَذُ نَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ☆ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتْهَنَ ☆ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حِجَرِينَ ☆“ (سورہ الحاقة آیات نمبر ۲۵ تا ۲۸) ترجمہ۔ اور اگر یہ شخص (محمد ﷺ) ہماری طرف جھوٹا إلهام منسوب کر دیتا، خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اور اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔ اور اس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اسے درمیان میں حائل ہو کر (خدا کی پکڑ سے) بچا سکتا۔ (ترجمہ از فسیر صغیر)

ان آیاتِ الہی کی روشنی میں حضرت مہدی و مسح موعود جھوٹے دعیٰ إلهام کے متعلق فرماتے ہیں:-

”اسی وجہ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ صادق کیلئے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر افترا کر کے آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے موفق یعنی تینیس (۲۳) برس تک مہلت پاسکے ضرور ہلاک ہوگا۔“ (اربعین نمبر ۴) (دسمبر ۱۹۰۵ء) بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۷ صفحہ ۲۳۲

مولانا صاحب! واضح رہے کہ صادقوں کو مخالفین اور کفار ایذ بیتیں دیا کرتے ہیں بلکہ بعض اوقات اُنکے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول اور مصلحین شہید بھی ہوئے ہیں۔ لیکن دنیاۓ مذہب میں ہمیں آج تک کسی ایک صادق کی بھی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کفار کے ہاتھوں اُسکی

شہرگ قطع ہوئی ہو۔ جھوٹے مدعی الہام کی شہرگ کا قطع ہو جانا اُسکے مفتری ہونے کا واضح ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ایسے لوگوں کیلئے یہ سزا مقرر کر چھوڑی ہے اور اس سے کسی بھی مقنی مسلمان کو مفر نہیں۔ اب قرآن مجید کی روشنی میں زکی غلام (پسرو عود یا مصلح موعود) سے متعلق مبشر الہامات سے یہ حقیقت اظہر من الشّمّس ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب نے حلف اٹھا کر جو دعویٰ مصلح موعود کیا تھا وہ دعویٰ قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا خلیفہ ثانی مفتری علی اللہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سزا کی زد میں آئے تھے یا کہ نہیں؟ خاکسار یہاں عرض کرتا ہے کہ متذکرہ بالقطع و تین کا یہ قرآنی فرمان اپنی قہری تجلی کیسا تھا خلیفہ ثانی کی ذات میں پورا ہوا اور تاریخ احمدیت میں یہ ایک ایسا منفرد واقعہ ہے جس سے کسی احمدی کیلئے انکار ممکن نہیں۔ خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے دس سال بعد یعنی دس (۱۰) مارچ ۱۹۵۳ء کے دن آیاتِ مذکورہ بالا کی وعید جس طرح پوری ہوئی اُسکی تفصیل مولوی ابو العطا صاحب جالندھری مدیر الفرقان کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

خلیفہ ثانی صاحب کی شہرگ پر قاتلانہ حملہ۔ ”مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۵۲ء بروز بدھ قریباً پونے چار بجے مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر پڑھا کر ہمارے امام ہمام حضرت امیر المؤمنین مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ محراب کے دروازہ پر اپاں ک ایک اجنبی نوجوان (مسُّنی عبد الحمید ولد منصب دار قوم جٹ چک نمبر ۲۲۰ نج والا تھانہ صدر لاہور (فصل آباد) سابقہ وطن تھانہ کرتار پور تھیں وضلع جالندھر) نے پیچھے سے جھپٹ کر آپ پر چاقو سے حملہ کر دیا۔ چاقو کا یہ وار حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی گردان پر شہرگ کے قریب دائیں طرف پڑا جس سے گہرا گھاؤ پڑ گیا۔ (در اصل چاقو کا یہ دار گردان پر شہرگ کے قریب نہیں پڑا تھا بلکہ اس سے شہرگ قطع ہوئی تھی۔ اُسکی تفصیل آگے آئے گی۔ ناقل) حملہ آور نے دوسرا وار بھی کیا گمراہ اقبال صاحب محافظ کے درمیان میں آجائے کے باعث اس مرتبہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کی بجائے چاقو اسے جالگا اور وہ زخمی ہو گیا۔ نمازیوں نے حملہ آور کو پکڑنے کی کوشش کی اور کافی جدو جہد کے بعد اسے قابو میں لایا گیا اور اس کوشش میں بعض دوسرے بھی زخمی ہوئے۔ حضرت امام جماعت احمد یہ زخم لگنے کے فوراً بعد بہتے خون کیسا تھا چند احباب کے سہارے سے اپنے مکان میں تشریف لے گئے۔ خون کو ہاتھ سے روکنے کی پوری کوشش کے باوجود تمام راستے میں اور سیڑھیوں پر خون مسلسل بہتا گیا، جس سے حضور کے تمام کپڑے، کوٹ، مفلر، سویٹر، قمپیں، دوبنیاں میں اور شلووار خون سے تربہ تر ہو گئے۔ حضور کیسا تھا چلنے والے بعض خدام کے کپڑوں پر بھی مظلوم امام کے مقدس خون کے قطرات گرے (خاکسار ابو العطا کے کوٹ، پاجامہ اور پگڑی پر بھی اس پاک خون کے قطرات پڑے ہیں) مکان پر پہنچ کر ابتدائی مرہم پٹی جناب ڈاکٹر صاحبزادہ منور احمد صاحب ایم بی بی ایس اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے کی۔ اور زخم کو صاف کر کے اور ٹانکے لگا کر سی دیا۔ ابتداء میں یہ خیال تھا کہ زخم پون انج گہر اور تین انج چوڑا ہے۔ لیکن جب رات کو لا ہور سے مشہور سرجن جناب ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب تشریف لائے اور انہوں نے زخم کی حالت دیکھ کر ضروری سمجھا کہ ٹانکے کھول کر پوری طرح معاشرہ کیا جائے تو معلوم ہوا کہ زخم بہت زیادہ خطرناک اور سواد و انج گہر اور شاہرگ کے بالکل قریب تک پہنچا ہوا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنی خداداد مہارت سے کام لے کر قریباً سوا گھنٹہ لگا کر زخم کا آپریشن کیا اور اندر

کی شریانوں کا منہ بند کر کے باہر ٹانے لگا دیئے۔۔۔۔” (تاریخ احمدیت جلد ۷ اصفہات ۲۳۰ تا ۲۳۱) زخم شرگ کے قریب تھا یا کہ قطع و تین ہو گئی تھی ۹۹۹ چاقو کا یہ زخم کافی لمبا اور گہرا تھا لیکن بعد ازاں دھیرے دھیرے یہ زخم وقت کیسا تھا جلد مندل ہوتا گیا۔ زخم کے مندل ہو جانے کے باوجود خلیفہ صاحب ہمہ وقت بے چین رہتے تھے۔ حملہ کے ایک سال بعد انہوں نے اپنا مکمل چیک آپ کروانے کیلئے یورپ جانے کا فیصلہ کیا۔ بعد ازاں یورپ میں زیورج، ہمبرگ اور لندن کے چوٹی کے سرجنوں نے ان کے زخم کا انہائی جدید ایکس ریز کیسا تھا تفصیلی معاشرہ کیا۔ جیسا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب کے درج ذیل حوالہ سے ظاہر ہے:-

"He was examined very thoroughly by top experts in Zurich, Hamburg and London with such assistance as could be drawn from X-ray impressions,etc., and the unanimous conclusion was that the point of the knife had broken at the jugular vein and was embedded in it. The expert advice was that no attempt should be made to extricate it as the risk to his life involved in any such operation was too serious to be worth taking." (Ahmadiyyat, the renaissance of Islam-page No 332/Tabshir Publications/1978)

”تیوں بڑے شہروں زیورج، ہمبرگ اور لندن کے ماہر سرجنوں کی ایکس ریز کے ذریعے ان کا معاشرہ کرنے کے بعد انکی متفرقہ رائے تھی کہ چاقو کے بلیڈ کی نوک ٹوٹ کر شرگ میں دھنس گئی ہے۔ ماہرین کی یہ رائے تھی کہ اگر ٹوٹی ہوئی نوک شرگ سے نکالنے کی کوشش کی گئی تو مریض کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔“

لہذا انہوں نے شرگ میں دھنسی ہوئی یہ چاقو کی نوک نہیں نکالی۔ بعد ازاں دن بدن خلیفہ ثانی صاحب کی صحت گرتی گئی۔ فال بھی ہو گیا۔ شرگ پر حملہ کے گیارہ سال آٹھ ماہ تکلیف میں گزار کر بالآخر ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو وہ فوت ہو گئے۔ آگے جانے سے پہلے رسالہ اربعین ہی سے حضرت مہدی و مسیح موعود کا ایک اور ارشاد یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”اور قرآن شریف میں صد ہا جگہ اس بات کو پاؤ گے کہ خدا تعالیٰ مفتری علی اللہ کو ہرگز سلامت نہیں چھوڑتا اور اسی دنیا میں اس کو سزا دیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے۔“ (اربعین بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۷ اصفہات ۲۳۲)

جیسا کہ حضرت مہدی و مسیح موعود فرماتے ہیں کہ کوئی بھی مفتری علی اللہ (جو ٹو مدعی الہام) آنحضرت ﷺ کی طرح اپنے دعویٰ کے بعد تینیس (۲۳) سال کا زمانہ نہیں پاسکتا۔ اسی طرح حضور یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ مفتری علی اللہ کو اللہ تعالیٰ نہ صرف ہلاک کرتا ہے بلکہ اسے سزا بھی دیتا ہے۔ اگر کوئی قادریانی احمدی یہ اعتراض کرے کہ خلیفہ ثانی صاحب اس حملہ کے نتیجہ میں فوت نہیں ہوئے تھے؟ تو جواب اعرض ہے کہ (اولاً) اگر کسی جھوٹے شخص کی شرگ کاٹ کر اللہ تعالیٰ اُسے موقعہ پر ہی ہلاک کر دے تو اس سے مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ

نے جھوٹے ملہموں کو جو عیدِ سنائی ہے اُسکی غرض و غایت پوری نہیں ہو سکتی۔ وہ اس طرح کہ جھوٹے ملہم کی ہلاکت (بیشک یہ ہلاکت شرگ کے کٹنے سے ہی ہوتی ہو) کے بعد اُس کے مرید تو اُسے مظلوم امام یا شہید اور نہ جانے کیا کیا بنا تے پھر یہیں گے لہذا اس طرح ضروری ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے مفتری کو نہ صرف تینیس (۲۳) سال سے کم عرصہ میں ہلاک کرے بلکہ اُسے اذیت ناک سزا بھی دے تاکہ اُسکے مرید اُسے شہید اعظم وغیرہ نہ بنا تے پھر یہیں۔ (ثانی) خلیفہ ثانی صاحب اس حملہ کے فوراً بعد اگر ہلاک ہو جاتے تو پھر لوگوں کو کس طرح پتہ چل سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہم کیلئے اپنی مقرر کردہ سزا کے مطابق اُسکی شرگ قطع کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت سے پرداہ اٹھانے کیلئے جناب خلیفہ ثانی صاحب کو زندہ رکھا اور موقعہ پر مرنے سے بچا کر اُنکے طبعی معاائنوں کے ذریعے قطع و تین کا یہ عبرت ناک ثبوت لوگوں کو دھا دیا۔ فَاعْتَبِرُوا إِنَّا وَلِيَ الْأَبْصَارِ ۖ ۹۹۹

جناب دین محمد شاہد صاحب!۔۔۔ آپ سے سوال ہے کہ اگر آپ کے بقول جناب خلیفہ ثانی صاحب کا حلفیہ دعویٰ مصلح موعود سچا تھا تو ۱۰ ارمارچ ۱۹۵۲ء کے دن اللہ تعالیٰ کی مدد اُنکے شامل حال کیوں نہ ہوتی اور کیوں جھوٹے ملہم کے متعلق اُسکی قطع و تین کا قرآنی فرمان اپنی تھری تجلي کیسا تھا اُس کی ذات میں پورا ہوا۔۔۔ ۹۹۹۹۹۹۹ ۔ دوستواک نظر خدا کیلئے سید الحلق مصطفیٰ کیلئے

خلیفہ ثانی صاحب کا انجام

مولانا صاحب۔ اپنے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے نتیجے میں جناب خلیفہ ثانی صاحب پر پہلے قاتلانہ حملے کے نتیجہ میں اُنکی شرگ قطع ہو گئی۔ بعد ازاں وہ مغلون ہو کر آہستہ آہستہ عترت کا نشان بتا چلا گیا۔ وہ دماغی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی اپاٹھ ہو کر کم و بیش دس سال بستر مрг پر ایڑیاں رکھتا رہا۔ زندگی کے آخری دس سالوں میں جماعتی امور سے عملًا اتعلق ہو چکا تھا۔ بطور یاد دہانی دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ یہ بیانات اور تاثرات میرے نہیں بلکہ خلیفہ ثانی صاحب کے اپنے ہیں جو آپ ہی کے جاری کردہ مؤقر روزنامہ الفضل میں شائع ہوئے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔

- (۱) ”مجھ پر فالج کا حملہ ہوا اور اب میں پاخانہ پیشاب کیلئے بھی امداد کا ہتھاں ہوں دو قدم بھی چل نہیں سکتا۔“ (افضل ۱۲ راپریل ۱۹۵۵)
- (۲) ”۲۶ فروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا اور تھوڑے وقت کیلئے میں ہاتھ پاؤں سے معدور ہو گیا۔ دماغ کا عمل معطل ہو گیا اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔“ (افضل ۲۶ راپریل ۱۹۵۵)
- (۳) میں اس وقت بالکل بیکار ہوں۔ اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔“ (۲۶ راپریل ۱۹۵۵ء)

اب خلاصۃ عرض کرتا ہوں کہ قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ مبشر الہامات کی روشنی میں یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی نزینہ اولاد کو پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت سے ویسے ہی باہر کر دیا تھا اور سنت اللہ کے مطابق حضور کا کوئی بھی لڑکا مصلح موعود نہیں ہو سکتا۔ جناب مرزا اشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنی خلافت سے پہلے جون، جولائی ۱۹۰۸ء کے تشیذ الاذہان میں اپنے قلم سے لکھ کر اس حقیقت کو تسلیم کیا تھا۔ دیکھیں (نیوز نمبر ۸۱، الغلام کم)۔ مولانا صاحب۔ (۱) خلیفہ ثانی صاحب نے ۱۹۲۳ء میں حلفاً جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کیا تھا۔

کیا یہ جھوٹ ہے (۴۹۹) (۲) ۱۰ مارچ ۱۹۵۲ء کو بوقت پونے چار بجے اُسکی شرگ پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ کیا یہ جھوٹ ہے (۴۹۹) (۳) یورپ کے تین بڑے شہروں کے سرجنوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ دیا تھا کہ چاقو کے بلڈ کی نوک شرگ میں دھنسی ہوتی ہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے (۴۹۹) (۴) قطع و تین یعنی شرگ کے کٹنے کے نتیجے میں وہ مفلوج ہو گئے تھے۔ کیا یہ جھوٹ ہے (۴۹۹) (۵) قریباً دس سال تک بستر مرگ پر آپا یحیٰ ہو کر لیٹے رہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے (۴۹۹) (۶) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے اپنے بیانات بھی کیا جھوٹ ہیں (۴۹۹) ہرگز نہیں۔ مولانا صاحب۔ اس طرح مرزا محمود احمد صاحب کے بدانجام نے اُسکے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹے ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ (۷) خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹے ہونے کے بارے میں ایک اور اہم ثبوت کے ضمن میں عرض ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کے بقول آپ کو ۱۹۲۲ء میں آپکے خوش کن اور بہترین انجام کے سلسلہ میں ایک الہام ہوا تھا۔ آپ لکھتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اُس نے مجھے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے کاموں کو پورا کرے گا۔ اور میرا انجام نہایت خوشکن ہو گا۔ چنانچہ ۱۹۲۲ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً فرمایا؛ مَوْتُ حَسَنٍ مَوْتُ حَسَنٍ فِي وَقْتٍ حَسَنٍ کہ حسن کی موت بہترین موت ہو گی اور ایسے وقت میں ہو گی جو بہترین ہو گا۔ اس الہام میں مجھے حسن کا بروز کہا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ذات کیسا تھا تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں کو پورا کرے گا۔ اور میرا انجام بہترین انجام ہو گا۔ اور جماعت میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہو گی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَاكَ“ (تفصیر کبیر جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۵)

جناب مولادین محمد شاہد صاحب۔ جناب خلیفہ ثانی صاحب نے اپنی زندگی میں جو کام شروع کیے تھے۔ اُن میں سے ایک کام قرآن کریم کی تفسیر کا تھا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ **تفسیر کبیر** کا جو کام (یہ تفسیر کس نے لکھی ہے یہ بھی ایک الگ سوال ہے؟؟) انہوں نے شروع کیا تھا کیا انہوں نے اسے مکمل کیا تھا؟؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح انہیں بذریعہ الہام اُنکے خوش کن اور بہترین انجام کی بشارت دی گئی تھی۔ کیا اُنکا اپنے الہام کے مطابق انجام خوش کن اور بہترین انجام ہوا تھا؟ ہرگز نہیں۔ مولانا صاحب۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ (جو ہربات پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے) نے خلیفہ ثانی کو خوش کن اور بہترین انجام کی بجائے بدانجام سے دوچار کر کے کیا اُنکے الہاموں کی قلعی کھول نہیں دی تھی؟ اور اس طرح جب خلیفہ ثانی صاحب کا اپنے انجام کے متعلق آپکا الہام (مَوْتُ حَسَنٍ مَوْتُ حَسَنٍ فِي وَقْتٍ حَسَنٍ) نفسانی ثابت ہو گیا تو پھر آپ کا خواب جو آپکے بقول آپ نے ۸ جنوری ۱۹۲۲ء کی درمیانی شب دیکھا تھا اور اس خواب میں جو الہام آپ کو ہوا تھا اور جسکی بنیاد پر آپ نے بعد ازاں اپنے مصلح موعود ہونے کا حلفاً دعویٰ کیا تھا تو پھر اسکی کیا دلیل ہے کہ آپکا یہ الہام رحمانی تھا؟ مولانا صاحب۔ خلیفہ صاحب کے خوشکن انجام کے سلسلہ میں اُنکے ۱۹۲۲ء کے الہام کی طرح کیا یہ الہام بھی نفسانی نہیں ہو سکتا ہے۔۔۔ ۴۹۹۹۹۹۹

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے ۴۹۹۹

بشير ثانی یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد کا پیشگوئی مصلح موعود سے تعلق

جناب مولانا صاحب! جیسا کہ خاکسار پہلے بھی بیان کر چکا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی دو (۲) پیشگوئیوں پر مشتمل تھی۔

یعنی (۱) ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور دوسرا (۲) زکی غلام۔ اس إلهامی پیشگوئی مصلح موعود میں حضور کے ایک جسمانی لڑکے کی پیشگوئی بطور فرع شامل تھی مثلاً۔ وجیہہ اور پاک لڑکا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ملهم سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ لڑکا تیرے ہی ختم سے تیری ہی ذریت نسل ہوگا۔

پیشگوئی مصلح موعود کے اس ضمنی حصے کا مصدق (اوًا) حضور کا پہلا لڑکا بشیر احمد اول تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بشیر احمد اول کو وفات دے کر حضور کو اس کے مثلی کی بشارت دے دی۔ بشیر احمد اول کی وفات کے بعد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو بشیر ثانی یعنی مرتضیٰ بشیر الدین محمود احمد کی پیدائش ہوئی۔ حضور نے بطور تفاؤل اس کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا اور اس طرح پیشگوئی مصلح موعود کا وجیہہ اور پاک لڑکا سے متعلقہ حصہ بطور مثل بشیر الدین محمود احمد کی طرف منتقل ہو گیا۔ خاکسار ان تمام حقائق کی پہلے وضاحت کر چکا ہے۔ لیکن خلیفہ ثانی صاحب نے زیادتی اور دھاندلي کرتے ہوئے مصلح موعود کا دعویٰ کر کے (إلهامی پیشگوئی کے وجیہہ اور پاک لڑکا کے حصہ سے تجاوز کر کے) اصل (main) پیشگوئی مصلح موعود پر عملًا قبضہ کر لیا۔ خاکسار نے اپنی کتاب (غلام مسیح الزماں) کے پہلے حصے إلهامی پیشگوئی کا تجزیہ کے دوسرے باب جس کا عنوان غلام مسیح الزماں ہے میں کامل طور پر ثابت کیا ہے کہ مرتضیٰ بشیر الدین محمود احمد مثل بشیر احمد اول تھے۔ اگر خلیفہ ثانی صاحب تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے اپنے دعویٰ کو مثل بشیر احمد اول یعنی وجیہہ اور پاک لڑکا تک محدود رکھتے تو وہ لا تقول علینا کی گرفت میں ہرگز نہ آتے اور نہ ہی جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق یہ فساد پیدا ہوتا۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ اگر انہوں نے مصلح موعود کا دعویٰ نہ کیا تو ان کا ہزار سالہ خاندانی مذہبی حکومت کا خواب پورا نہیں ہو گا۔ لہذا میرے خیال میں انہوں نے جان بوجھ کر مصلح موعود (زکی غلام) کا دعویٰ کر کے اس إلهامی پیشگوئی پر قبضہ جمایا اور یہی سنگین جرم انکی قطع دین کی سزا کا موجب بنا۔ سیاست کی دنیا میں سیاسی پارٹیوں یا سیاسی لوگوں کی دھاندليوں کا احوال تو لوگ سنتے رہتے ہیں اور پوچھنے پر یہ سیاسی لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم مذہبی یا روحانی لوگ نہیں بلکہ دنیادار لوگ ہیں اور سیاست میں سب کچھ چلتا ہے۔ لیکن مذہبی تاریخ کا غالباً یہ پہلا واقعہ ہو گا کہ ایک شخص نے دیدہ و دانستہ ایک إلهامی پیشگوئی میں دھاندلي اور ظلم اور زیادتی کرتے ہوئے اپنے معینہ روحانی مقام سے تجاوز کر کے ایک ایسے روحانی مقام کو اپنے اوپر چسپاں کر لیا جس کا وہ مصدق ہی نہیں تھا۔ اے خداوند! تیرے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں درویشی بھی عیاری ہے تو سلطانی بھی عیاری جناب مولانا صاحب۔ ہو سکتا ہے باقی لوگوں کی طرح آپکے ذہن میں بھی یہ سوال پیدا ہو کہ اگر مرتضیٰ بشیر الدین محمود احمد کا دعویٰ مصلح موعود غلط تھا اور اس نے إلهامی پیشگوئی کے متعلق یہ جرم کیا تھا تو اس نے بہت سارے جو کارنا مے سرانجام دیئے ہیں اور جماعت کو جو ترقی دی تھی۔ اس مجرم کے ہاتھوں یہ کارنا مے کیسے سرانجام پا گئے؟ جوابًا عرض ہے کہ (اوًا) اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق مرتضیٰ بشیر الدین محمود احمد کو بطور موعود وجیہہ اور پاک لڑکا کا وہ صلاحیتیں دی تھیں جن کی وجہ سے انکی طویل قیادت کے دوران جماعت نے خاطر خواہ ترقی کی تھی (ثانیاً) خلیفہ ثانی صاحب کے طویل دور خلافت میں جو جماعت احمدیہ کو ترقیاں نصیب ہوئی تھیں یہ ترقیاں کسی فرد واحد کی کوششوں کا نتیجہ نہیں تھیں بلکہ افراد جماعت کی اجتماعی کاوشوں کا نتیجہ تھیں۔ لیکن جب اس نے ان اجتماعی جماعتی کامیابیوں کو بنیاد بنا کر ۱۹۴۷ء میں مصلح

موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا تو پھر اُس نے اس جرم کی سزا بھی پائی۔ مولانا صاحب۔ خلیفہ ثانی نے پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں جو زیادتی کی تھی خاکسار اسکی وضاحت ایک تمثیل کے رنگ میں کرتا ہے۔ ہم سمجھی جانتے ہیں کہ عیساییوں کا حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ وہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کا بیٹا تھا۔ حالانکہ حضرت مسیح ناصری نے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا تھا۔ فرض کریں کہ اگر نعوذ باللہ بشیر الدین محمود احمد کی طرح وہ نبی اور رسول ہونے کیسا تھا ساتھ حلفاء یہ دعویٰ بھی کر لیتے کہ وہ ابن اللہ ہیں۔ تمام یہودی اُن کا یہ دعویٰ تعلیم بھی کر لیتے۔ وہ اپنے وقت میں یہودیت کو بہت ترقی بھی دیتے تو پھر کیا وہ اس طرح ابن اللہ بن جاتے؟ ہرگز نہیں۔ اگر حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام نعوذ باللہ غلطی سے شعوری یا لاشعوری طور پر کوئی ایسا دعویٰ کرتے تو اس حالت میں ہم مسلمان قرآن کریم کی روشنی میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوتے کہ اُن کا نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ تو سچا تھا لیکن انہوں نے ابن اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم نے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا تھا۔ ابن اللہ ہونے کا دعویٰ عیساییوں نے جھوٹے طور پر اسکی طرف منسوب کر رکھا ہے۔ لیکن خلیفہ ثانی صاحب کا معاملہ بالکل الٹ ہے۔ انہوں نے نہ صرف حلفاء جھوٹا دعویٰ کیا بلکہ جبراً افراد جماعت سے اپنے دعوے کو منوایا بھی ہے۔ یہاں پر آپکے ذہن میں ایک اور سوال بھی پیدا ہو سکتا ہے وہ یہ کہ کیا اللہ تعالیٰ کا فضل یافتہ انسان کوئی جھوٹا دعویٰ بھی کر سکتا ہے۔ اس سوال کا مفصل جواب میں نے اپنے مضامین میں کئی جگہوں پر دیا ہے لیکن آپ اس سلسلہ میں میرے مضمون نمبر ۳۰ سبڑا شتہار کی روشنی میں پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ کا مطالعہ کرنا۔ یہاں مختصرًا عرض کرتا ہوں کہ آپکے سوال کا جواب اللہ تعالیٰ نے سورہ عراف کی آیات نمبر ۶۷ اور ۶۸ میں دیا ہوا ہے۔ آپ کو واضح رہے کہ کسی انسان کی کامیابی یا ناکامی کا دار و مدار اسکی کامیابیوں پر نہیں بلکہ کامیابی یا ناکامی یادوسرے الفاظ میں زندگی اور ہلاکت کا فیصلہ دلیل کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں زندگی اور ہلاکت کا معیار دلیل ہی کو قرار دیا ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ انفال کی آیت ۳۲ میں فرماتا ہے۔ **لَيَهُ لِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ مَبِينَةٍ وَيَحْيِي مَنْ حَيَّ عَنْ مَبِينَةٍ**۔ تاکہ وہ جو دلیل کے ذریعہ سے ہلاک ہو چکا ہے ہلاک ہو جائے اور جو دلیل کے ذریعہ زندہ ہو چکا ہے زندہ ہو جائے۔

اختتامی ایک دردمندانہ گذارش

جناب مولانا صاحب۔ آپ کو چاہیے کہ آپ اس عاجز اور خلیفہ ثانی کا مقابل قرآن کریم کی روشنی میں بذریعہ دلائل کریں ناکہ بذریعہ کا رہائے نمایاں۔ اور آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ بعض اوقات بعض مخصوص حالات میں کوئی جھوٹا بھی بعض کا رہائے نمایاں سرانجام دے سکتا ہے۔ مثلاً ایڈولف ہٹلر (Adolf Hitler) ایک ڈکٹیٹر تھا اور اُس کا راستی اور روحانیت سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن اُس کو جو مخصوص حالات میسر آگئے تھے اُنکی وجہ سے اُس نے آدھے سے زیادہ یورپ کو فتح کر لیا تھا۔ اسی طرح جناح اور گندمی دونوں کو بھی ایسے حالات میسر آگئے تھے کہ دونوں نے اپنے اپنے رنگ میں ہندوستان کی آزادی کیلئے جنگ لڑی اور دونوں نے کامیابی حاصل کی تھی۔ اتنی بڑی کامیابیوں کے باوجود ان دونوں میں سے کسی ایک نے بھی اپنی سیاسی کامیابی کو اپنے مصلح یا مجدد بننے کیلئے جوانہ نہیں بنایا تھا اور نہ ہی یہ دونوں اتنی بڑی حریت انگیز کامیابیوں کی وجہ سے اپنی اپنی قوموں کے مصلح بن سکتے تھے کیونکہ مصلح اور مجدد تو اللہ تعالیٰ بنایا کرتا ہے۔ اسی طرح آپ کو یہ بھی

واضح رہے کہ بعض حالات میں ایک بندہ صادق ہوتا ہے لیکن اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے وہ کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دے سکتا۔ مثلاً حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف بھیج گئے اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول تھے لیکن یہودیوں کی سخت دلی کی وجہ سے آپ نے کوئی کارنامہ تو کیا سرانجام دینا تھا بلکہ اُنہا آپ کو ان بدجتوں کی طرف سے اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔ مولانا صاحب جن کارناموں کی وجہ سے آپ خلیفہ ثانی صاحب کو مصلح موعود بناتے پھر رہے ہیں اس معیار کی رو سے تو حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نعوذ باللہ سچے نبی اور رسول بھی نہیں ٹھہر تے۔ خلیفہ ثانی صاحب کو مصلح موعود بنانے کے شوق اور جنون میں آپ اپنے خود ساختہ اور جھوٹے معیار کی رو سے دوسرا ہزاروں اور لاکھوں انبیاء کو نعوذ باللہ جھوٹا ثابت کرنے کے گناہ کے بھی مرتكب ہو رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کا خوف اختیار کریں اور اس قیچی حرکت سے بازآ جائیں۔

جناب دین محمد شاہ بد صاحب۔ جب کوئی عقیدہ یا دعویٰ کلی طور پر غلط ثابت ہو جائے تو پھر ایسے جھوٹے عقیدہ یا دعویٰ کو چھوڑ دینے میں ہی لوگوں کی فلاح ہے۔ مثلاً ایک صدی قبل حضرت مہدی مسیح موعودؑ نے دنیا میں نزول فرمائی کہ حیات مسیح کے باطل عقیدے کو کامل طور پر جھوٹا ثابت کر دیا تھا۔ لیکن اسکے باوجود مسلمانوں کی اکثریت ابھی تک حیات مسیح کے باطل عقیدے پر جمی ہوئی ہے۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ حیات مسیح کے باطل عقیدے کے بطلان کے باوجود مسلمانوں کا اس باطل عقیدہ کو نہ چھوڑنا کیا ایک بہت بڑا جرم نہیں ہے؟ اور کیا ایسے لوگ قیامت کے دن اپنے اس جرم کی سزا سے بچ جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح حضرت مہدی مسیح موعودؑ کی جماعت میں موعود زکی غلام مسیح الزماں نے نزول فرمائی خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کو ہر طرح اور ہر جہت سے جھٹا کر آپ سب پر اتمام جحت کر دی ہے؟ اور کیا اب آپ کے تقویٰ کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ آپ اس جھوٹے عقیدے سے تائب ہو کر حضورؐ کے سچے موعود زکی غلام مسیح الزماں کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ اور اگر آپ نے بھی مسلمانوں کی طرح خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے عقیدے کو نہ چھوڑا تو پھر قیامت کے دن آپ بھی کسی طرح بچ نہیں پائیں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو نہ چھوڑ نے کیلئے آپ ایسے پڑھے لکھے مولوی کیلئے اب کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صراط مستقیم کی طرف ہدایت بھی فرمائے اور آپ کو اپنی حفظ و امان میں بھی رکھے آمین۔۔۔ آئین نو سے ڈرنا، طرز کہن پاڑنا منزل کھٹن یہی ہے تو مous کی زندگی میں

والسلام

خاکسار

عبد الغفار جنبہ / کیل - جمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (مجد صدی پائزدہم)

۳۱ مارچ ۲۰۱۴ء

